سوال

(200) عید گاہ میں نفل نماز قبل نماز عید کے ہے یا بعد میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آنحضرت ﷺ سے نفل پڑھنا عید گاہ میں قبل نماز عید کے یا بعد نماز عید کے ثابت ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ سے عید گاہ میں نفل پڑھنا ثابت نہیں ہے نہ قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز عید کے بلکہ نہ پڑھنا ثابت ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما رواہ البخاری و مسلم کذا فی المشکوٰۃ (ترجمہ) ''ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھیں دن فطر کے دو رکعتیں نہ پڑھی پہلے ان کے اور نہ پیچھے ان کے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور امت کو کرنے نہ کرنے دونوں میں اقتدا و اتباع رسول اللہ ﷺ کی لازم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لقد [1] کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایۃ و نیز فرماتا ہے۔ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: واحسن [2] الکلام کلام اللہ وخیر الھدی ھدی محمد الحدیث۔ وما علینا الا البلاغ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ السید محمد نذیر حسین عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

مسئلہ:

واضح ہو کہ عید گاہ میں نفل پڑھنے کی بابت علماء کا اختلاف ہے علماء سلف کوفہ کے قبل نماز عید کے عید گاہ میں نفل پڑھنا جائز نہیں رکھتے اور بعد نماز کے جائز رکھتے ہیں اور علمائے بصرہ کے قبل نماز عید کے جائز رکھتے ہیں اور بعد نماز کے جائز نہیں رکھتے اور علمائے مدینہ منورہ کے نہ قبل نماز عید کے جائز رکھتے ہیں اور نہ بعد نماز عید کے۔ ان تینوں مذہبوں میں مذہب علمائے مدینہ منورہ کا مطابق فعل آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہے کیونکہ آنحضرت نے کبھی نہ گھر میں قبل نماز عید کے نفل نماز پڑھی اور نہ عید گاہ میں نہ قبل نماز کے نہ بعد نماز کے اور نہ صحابہ کرام سے کبھی پڑھنا منقول ہے پس یہی مذہب حق ہے اسی پر عمل کرنا چاہیے کہ اتباع سنت و ترک سینہ نبویہ امت مرحومہ کو نصیب ہوا اور اتباع و اقتدا آنحضرت ﷺ کے فعل و ترک فعل دونوں میں ضروری ہے۔ قال [3] اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایۃ وقال [4] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جب آنحضرت ﷺ نے کبھی نہ گھر میں قبل نماز عید کے نفل پڑھے اور نہ عید گاہ میں نہ قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز عید کے۔ تو جو کوئی برخلاف اس کے کرے یعنی عید گاہ میں قبل نماز کے یا بعد نماز کے نفل پڑھے یا گھر میں نفل پڑھ کر عید گاہ میں جائے سو وہ حدیث من [5] عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد کا مصداق ہوگا اور بہ سبب عدم ثبوت نفل کے عید گاہ میں آنحضرت ﷺ سے عبداللہ بن مسعود اور حذیفہؓ عید گاہ میں نفل پڑھنے سے لوگوں کو منع کرتے تھے۔ روی [6] سعید بن منصور فی سننہ عن ابن سیرین ان ابن مسعود و حذیفۃ قاما و نھیا الناس ان یصلوا یوم العید قبل خروج الامام الی المصلی۔ واللہ اعلم بالصواب، حررہ السید محمد نذیر حسین عفی عنہ۔

ہوالموفق :

فی الواقع عید گاہ میں نفل پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں نہ قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز عید کے بلکہ نہ پڑھنا ثابت ہے اور اسی طرح قبل نماز عید کے گھر میں بھی نفل پڑھنا ثابت نہیں ہاں بعد نماز عید کے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ بلوغ المرام میں ہے۔ عن[7] ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایصلی قبل العید شیئا فاذا رجع الی منزلہ صلی رکعتین رواہ ابن ماجہ باسناد حسن وقال فی السبل صفحہ 173 جلد 1 واخرجہ الحاکم واحمد وروی الترمذی عن ابن عمر نحوہ وصححہ انتہی۔ کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفی عنہ۔

---

[1] جو رسول ﷺ تمہیں دے اس لے لو اور جس سے روکے اس سے باز آجاؤ۔

[2] بہترین کلام اللہ کی کلام ہے اور بہترین راستہ محمدؐ کا راستہ ہے۔

[3] تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں بہترین نمونہ ہے۔

[4] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بہترین کلام اللہ کی کلام ہے اور بہترین راستہ محمدؐ کا راستہ ہے۔

[5] جو کوئی ایسا کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ کام مردود ہے۔

[6] حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت حذیفہ دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو عید کے دن امام کے نکلنے سے پہلے نفل نماز پڑھنے سے روکنے لگے۔

[7] رسول اللہ ﷺ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے اور جب گھر واپس آتے تو دو رکعت پڑھتے۔

فتاوی نذیریہ

جلد 01 ص 631

محدث فتویٰ